یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ ... سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

الحمد لله
اہل حدیث

امرتسر ۵ رجب ۱۳۴۰ھ ہجری المقدس مطابق ۱۶ ستمبر ... جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۶
والیان ریاست سے	۱۰
روساء اور جاگیرداروں سے	۵
عام خریداروں سے	۴

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

ایک آریہ کی سرگذشت

میں کون تھا اور اب کون ہوں!

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ میں پہلے ہندو تھا پھر آریہ بنا۔ اب خدا کے فضل سے مسلمان ہوں کیوں ہوں؟ اس کا جواب تفصیل چاہتا ہے مگر میں مختصر سی گذارش کرتا ہوں۔ کہ عرصہ ایک سال کا ہوا کہ میرے بڑے بھائی لالہ موہن لال پریذیڈنٹ آریہ سماج سگوئی ضلع جہلم حال شیخ محمد الدین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ ابرک ماسٹری بعد تحقیق مسلمان ہوئے انہوں نے خاکسار کو بھی ترغیب دی مگر ان دنوں میں نے اس

تحریک کو ایک معمولی سماج سمجھا مگر تحقیق کے درپے رہا قریباً دس سال برابر متوجہ
رغبت سے دین اسلام کی کتابیں میں دیکھتا رہا۔ آریہ دھرم کی کتابیں بھی
دیکھیں سب سے پہلا مسئلہ یہ زیر نظر ہوا کہ ان دونوں الہامی کتابوں کے
لانے والے کون صاحب تھے۔ اور انکی زندگی کے حالات کیسے تھے

اس پہلے مسئلہ میں میں نے قرآن شریف کو پاس شدہ پایا اور وید
کو فیل کیونکہ ان کے لانے والوں کے حالات معلوم نہیں۔ اس کے
بعد دونوں کے احکام کا اندازہ کیا تو آریہ مت کے دو مسئلے غیر
تحریک دل کے لئے کافی سبب ہوئے۔ ایک تو ہون جس میں خواہ
مخواہ کی ٹکس لگائی گئی ہے۔ کہ آریہ اتنا ہون کرے یعنے گھی وغیرہ
جلاوے جس پر ادنیٰ خرچ ۳ روپیہ کا ہو میں سچ کہتا ہوں مجھے یہ
حرکت ایسی فضول معلوم ہوئی کہ میں نے کئی ایک آریوں سے پوچھا
کہ اگر یہی خرچ کسی نیک کام پر کیا جاوے تو کیا اچھا ہو مگر مجھے سخت
افسوس ہے کہ اس کا کوئی معقول جواب نہیں ملا۔ ناظرین بھی اندازہ
کر سکتے ہیں۔ کہ ایک غریب جس کی ۲ر روزانہ کی بمشکل یومیہ آمدنی ہو ایک
بیوی دو ایک بچے بھی وہ ایسا بڑا بھاری ٹیکس کیونکر اٹھا سکتا ہے۔
یہ حکم بھی ایسا فضول معلوم ہوا کہ آریہ مت کے تمام دعوے کہ ہمارا
مذہب فلاسفی پر مبنی ہے غلط معلوم ہوئے دوسرا مسئلہ جس نے اس کا
توڑ کر دیا ہے۔ وہ بڑا ایک اور پوتر حکم جس کا پیارا نام نیوگ
ہے جس سے نسلی مشرکانہ بنیاد کو گرانے کے لئے بڑا موید تھا میں
نہیں جانتا کہ اس کی فلاسفی کیا ہے۔ کہ ایک مرد اپنی عورت کو حکم دے
کہ بیگانہ پاس جا اور بیگانہ سے حمل ٹھہرا لا اور میرا جائز وارث بنا خدا
کی پناہ ایسی بھی کیا دنیا کی محبت اس کے مقابلہ میں میں نے اسلام میں
سنتا صرف توحید اور عبادت خداوندی کا حکم پایا اور نہایت ہی نیک
اخلاق کی تعلیم عفت اور پاکیزگی کے احکام اس لئے میں نے
سمجھا کہ کسی مذہب پر آدمی چلے تو اگر کوئی مذہب قابل قبول
ہے۔ تو اسلام ہے۔ چنانچہ بحمد اللہ ۴ ستمبر کو میں بمقام لاہور
انارکلی مسلمان ہوا اور اپنے بھائی صاحب کو میرٹھ ملنے جانے
والا تھا کہ میرے دوست مولوی عبد الجبار صاحب ولد مولوی
حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی نے مجھ کو مزید تحقیق کیلئے
جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں اپنا رقعہ دیکر بھیجا اور
میں نے آنجناب کی خدمت میں حاضر ہو کر چند ایک باتوں کی مزید تحقیق
کی اور اپنی مختصر سی سرگذشت بغرض اندراج اخبار اہلحدیث لکھکر
میرٹھ کو روانہ ہوا۔ — اڈیٹر

خدا خود میر سامان است
اسباب توکل را

بقلم خود چیت رام حال عبد الرحمن

مباحثہ نگینہ کا مبارک نتیجہ

۲۶ راگست ۱۹۱۰ء کو نگینہ میں اندر منڈی کلاں قوم براہمہ میں ایک
کمیٹی ہوئی ہے کہ کوئی شخص برہمن مذہب کا آریہ نہ ہووے۔ اگر
آریہ ہو جاویگا خارج از برادری کر دیا جاویگا۔ چنانچہ جو کچھ برہمن
یہاں ہیں سب تائب مذہب آریہ سے ہو کر دھرم سماج میں داخل
ہو گئے صرف دو آدمی مذہب آریہ میں برہمن قوم کے باقی رہ گئے
ہیں انکو برادری سے خارج کر دیا ہے اور سب برہمنوں کے
دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ بھی تجویز ہوا ہے۔ کہ کوئی برہمن کسی آریہ
کا نیوتہ یا کسی مذہبی رسم کے ادا کرنیکو نہ جاوے۔ جو جاویگا۔
وہ برادری سے خارج سمجھا جاویگا۔ اب اس تجویز قومی سے
نگینے کے لٹنڈوی آریوں میں کھلبلی مچ رہی ہے۔ اور سب کا یہی
خیال ہے کہ مذہب آریہ کوئی چیز نہیں ہے مباحثہ نگینہ نے آریہ
مذہب کے ایسے پول کھول دیے کہ جس سے خود قوم ہنود
میں تہلکہ ہو گیا۔ اور مذہب آریہ کو خیرباد کر سناتن دھرم پر
واپس آنے لگے۔ اور جنکو ہدایت پہونچی وہ مسلمان بھی
ہو گئے یہ بھی حقانیت اسلام کی روشن دلیل ہے۔

حکیم ارتضیٰ علی از نگینہ۔

کلام المبین جس کا دو ہفتوں سے اعلان ہو رہا اس ہفتہ
میں بھی تیار نہیں ہو سکی کیونکہ علماء کی تصدیقات کا سلسلہ ہنوز جاری
ہے آئندہ جمعہ تک انشاء اللہ کتاب قریباً دو سو صفحہ کی ہے اھ

قیمت مع محصول ۲ر کے ٹکٹ ملفوف کر کے بھیجیں منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ہائے شراب!

الحمدللہ کہ ڈیرہ دون میں اہل اسلام مسلمانوں میں شراب خوری کے انسداد کے لئے تحریک ہو رہی ہے۔ توقع ہے کہ اس کا نہایت عمدہ اثر ہونے کی امید کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ہر قوم کی پنچائتیں ہو رہی ہیں۔ ہر اتوار کو عام جلسہ ہوتا ہے۔ قصائی۔ کنجڑے۔ درزی۔ گھوسی وغیرہ قوموں نے پنچائتیں کرکے شراب خوری چھوڑ دی ہے۔ اگر کسی شخص کا شراب پینا ثابت ہو تو اس کے واسطے مقرر کی گئی ہیں یعنی جرمانہ اور برادری سے علیحدہ کر دینا۔ اور حقہ پانی کل مسلمانوں سے بند کر دینا وغیرہ وغیرہ۔ بہت سے آدمیوں نے شراب خوری چھوڑ دی ہے۔ اور بعض کہ جنہوں نے علانیہ شرابخوری کی بعض کو مار پیٹ کر چھوڑ دیا گیا۔ بعض کو حوالہ پولیس کر دیا گیا۔ چنانچہ دو شخصوں کو چالان ہو کر ایک ایک ہفتہ کی قید ہوئی۔ بعض نے جرمانہ ادا کیا بعض کو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا اور کل مسلمانوں سے حقہ پانی بند کر دیا گیا۔ بہشتیوں نے بھی پنچائت کر لی ہے کہ شرابی کے یہاں کوئی پانی نہ بھرے۔ دھوبی نائی بھنگی وغیرہ کے انتظام کی تجویز بھی ہو رہی ہے۔ کہ کوئی شرابخور کے ساتھ کسی طرح کا معاملہ نہ رکھے۔ شرابخور کا مردہ اور جنازہ بھی کوئی مسلمان نہ اٹھاوے اور نہ پیش امام مسجد اس کے جنازہ کی نماز پڑھاوے جو شخص کسی شرابخور کی رعایت یا طرفداری کرے۔ وہ بھی اسی کے موافق سزا کا مستحق ہوگا۔ اکثروں نے تو شرابخوری چھوڑ دی ہے۔ اور جو کچھ چوری سے پیتے بھی ہونگے۔ تو امید ہے۔ کہ انشاء اللہ وہ بھی چھوڑ دینگے۔ یہاں کی شرابخوری بڑے بڑے شہروں سے بڑھی ہوئی تھی۔ چنانچہ پچھلے سال کی شراب کی آمدنی قریب ڈیڑھ لاکھ سنی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کل مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس آفت ناگہانی کو قطعی چھوڑ دیں۔ آمین ثم آمین

بندہ محمد یامین از ڈیرہ دون۔

اڈیٹر صاحب نسل گانڈا امرتسر خبردار۔

وہ بھاگا

جناب من!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ قریب چار ماہ کے گذرا کہ میں علیگڈھ کوٹھی ڈوگی والی پر مقیم تھا حسن اتفاق سے ایک آریہ صاحب مسمی لالہ کشن لال سپرنٹنڈنٹ آریہ ویدک آشرم علیگڈھ سے گفتگو پیش آئی۔ آریہ موصوف نے اسلام کے متعلق (جیسا کہ ان لوگوں کا عجیب و غریب طرز تقریر ہوتا ہے اور اور جہاں تک تجربہ ہوا بے اصول اور بے سروپا باتوں سے اپنے کو یہ لوگ فروغ دیا کرتے ہیں۔) ہمارے اس سوال پر وہ جیسا کہ ہمیشہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں محقق ہوں۔ اور یہ کہ بے تعصبانہ طریقہ سے مذاہب کی صداقت تحقیق کرنا عمدہ بات سمجھتا ہوں اس قدر عرصہ کی تحقیق کے بعد اب آپکو دائرہ اسلام میں آنا افضل ہے اسکے متعلق جو جو اعتراضات بیان کئے ہیں وہ محض معمولی اور بلاشبہ کیا کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ وہ طفلانہ اقوال سے کم نہ تھے۔ اور وہی معمولی باتیں تھیں۔ کہ جو صدیوں سے یورپ والے بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جن کے بکثرت جوابات ان رسالوں میں جو ان کے رفع اعتراضات کے متعلق قاطع اور بالکل تسکین بخش اسلام کی طرف سے کہے گئے بلکہ اسلام کے ایک عجیب معجزہ کے طور پر بھی اور نیز کی قوم میں سے بکثرت محققین مثل مسٹر گبن وغیرہ اور حال ہی میں مسٹر آرنلڈ وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف پریچنگ آف اسلام وغیرہ میں ان مہملات اور بہتان کا اچھے محققانہ طریقہ سے جواب بکر کلام کرنے کی گنجائش نہیں چھوڑی بلکہ بالکل مطابق اور صحیح ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ یہ وہی معمولی باتیں ہیں۔ کہ جو ابتدائے اسلام سے کفار مکہ سے لیکر اس وقت ہر زمانہ میں مخالفین کہتے اور سنتے چلے آتے ہیں منجملہ ان معمولی باتوں کے کہ جو بکثرت تصانیف یورپ وغیرہ سے پائی گئیں یہ عجیب اعتراض ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا۔ جو آریہ صاحب موصوف نے بیان کیا۔ جسکا جواب پانے اور ثابت کر سکنے پر انہوں نے

مہلت چاہی جس پر راقم نے عرض کیا کہ کچھ مشروط ہو جانے پر پھر آپ جس قدر عرصہ کی چاہیں مہلت لے سکتے ہیں چنانچہ وہ آمادہ ہوئے اور یہاں سے مبلغ دو سو روپیہ یکطرفہ شرط منظور کر کے اونکو ان کے قلم سے تحریر کرا کر یادداشت کا پرچہ دیدیا گیا یہ کہ راقم مبلغ دو سو روپیہ جو ادا کریگا - اگر وہ آپ نے اس قول مذکورہ بالا کا آیہ قرآنی یا احادیث کتب صحاح ستہ سے دیدیں - غرض ایک عرصہ اس گفتگو گذر لینے بعد لالہ صاحب موصوف کو چند لیے جوابی کارڈ کے اطلاع دیگئی کہ وہ ایفائے وعدہ کریں لالہ صاحب موصوف سے بجز جوابی کارڈ کی ضبطی کے کچھ جواب نہ ملا اس پر بذریعہ جوابی رجسٹری شدہ تحریر کے لالہ صاحب سے عرض کیا گیا رسید پہنچ گئی مگر جواب کی اب تک ندارد - اب پھر بھی ایک عرصہ انتظار کرنے کے بعد مجبوراً آمادہ ہوا ہوں کہ اس معاملہ کو معہ اپنی تھوڑی سی ادنیٰ ناچیز تحریر کے اونکے قدیمی اعتراض کے متعلق ہو اخبارات میں شائع کرا دوں - تاکہ ہر شخص معہ اسکو جانے اور اسی بیجا دلیری سے واقف ہو کہ بے بنیاد اصل پر دلیری کیا قطع نظر کر لینا اور پھر جواب کے نام سے جیسا کہ تحریر ہو چکا قطعی لاجوابی کے پہلو سے مہر خموشی سے کام لینا کیسی شرمناک بات ہے -

الراقم محمد حامد علیخان از دھولنہ ضلع ایٹہ ۲۹ راگست ۱۹۱۹ء

خانہ جنگی

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد

(نامہ نگار اپنی تحریروں کا خود ذمہ دار ہے)

اس اخبار کے معزز ناظرین سے مجھے امید ہے کہ آپ ایک نظر اس طرف بھی دیکھکر میرے رنج و غم میں شریک ہونگے اگرچہ میری اس تحریر سے آپ لوگوں کی ہرگز ہرگز دلچسپی نہ ہوگی - کیونکہ اس میں نہ تو لکھنؤ کی زبان ہے - نہ مزیدار اشعار ہیں جس سے عموماً طبیعت کو دلچسپی ہوتی ہے - اور نہ اتنی قابلیت ہے - کہ جو قابلوں کو پسند ہو بلکہ اس وجہ سے امید ہے کہ میں اس وقت اپنے پیارے اسلام کا رونا رو رہا ہوں - اور اس کی پر درد کہانی سنا رہا ہوں - جس کا سننا ہر مسلمان پر ضروری ہے -

پیارے ناظرین! آپ لوگوں نے تو ضرور جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب (مالک اخبار) کا نام نامی سنا ہوگا اور ضرور ضرور سنا ہوگا اور کیوں نہ ہو آپ نے اسلام کا کیسا بول بالا کیا اور کیسے کیسے مقابلوں میں غیر ملتوں کو شکستیں دیں - واہ واہ ماشاء اللہ آج ہمارے ہند میں آپ کا شہرہ ہے بچہ بچہ آپکا دعاگو ہے اللھم متع المسلمین بطول حیاتہ آمین - ناظرین شاید سنا ہوگا کہ آپکی تفسیر (المسمی بتفسیر القرآن) پر اعتراض کیے گئے ہیں - اور نعوذ باللہ آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے - میں نے سمجھا کہ علمائے کرام کی نیت خالص ہے - اور پاک قرآن کی حفاظت کے درپے ہیں - انشاء اللہ تعالیٰ یہ گھر کی بات صلح سے صاف ہو جاویگی - مگر حضرات نے اسمیں شائع ہی کر دیا اگرچہ ہزار مولوی موصوف نے سر مارا اور اخبارون میں اشتہار شائع کیا کہ صلح کر لیجئے صلح کر لیجئے مگر بقول صد شے برخواست والا مضمون ہوا اب آہ اس معاملے نے اس قدر طول کھینچا کہ یہ رائی کا دانہ پہاڑ ہو گیا اور مولوی صاحبوں میں ٹولیاں بٹ گئیں کچھ ادھر اور کچھ ادھر جس کے یہ حضرات خواہاں تھے کہ ہیجان تک ہو گئی میں شکار کھیلیں حضرات مرد میدان بن کر غیر ادیان باطلہ کا مقابلہ کیجئے تو معلوم ہو - اور ثابت ہو گیا - کہ خلوص ان سے کوسوں دور ہے - پھر کیا تھا -

ع
آہ کی ٹیس لگی درد جگر میں اٹھا -

اور پیارے اسلام کی بیکسی پر سخت صدمہ ہوا کہ ہائے یہ لوگ جو اسلام کے رکن کہلاتے ہیں انکی یہ حالتیں افسوس صد افسوس ہزار افسوس کیوں میرے مکرم علمائے کرام کیا آپ کو اسلام کے اتفاق نے ایسی اجازت دی ہے ہرگز نہیں کیا صحابہ کرام میں اختلاف مسائل نہیں ہوتا تھا - اور سب لوگ ہی ہمیشہ سے کفر کا فتوے لگا دیتے تھے حاشا ہرگز ایسا نہیں - پیارے علماء آپکی شان اور یہ اختلاف کس قدر افسوسناک بات ہے - کاش آپکو یہی خیال مانع ہوتا کہ

تحریک
قیمت
الہامی
قیمت
تقابل
توریت انجیل
مقابلہ اور قرآن
قیمت
اہل حدیث
منیجر اہلحدیث

ہم خانہ جنگیوں سے اسلام کو ذلیل و کمزور کر رہے ہیں تو مولوی صاحب موصوف کے پاس جا کر بلا کر تصفیہ کرتے اور یہاں تک بات نہ ہوتی مولوی صاحبو ذرا چشم عبرت کو کھول کر دیکھیے کہ آپکی اس حرکت سے غیر اقوام کیسے کیسے مضحکے اوڑا رہے ہیں شرم شرم شرم شرم تاں حضرات یہ تو اس وقت تھا کہ واقع میں کفر کی کلمات بھی ہوتے مگر میں ایک مسلمان کی حیثیت سے سچ عرض کرتا ہوں دکہ قطع نظر صحت و غلطی کے کیونکہ قدرت نے غلطی انسانکی جزو کردی ہے) کہ یہ جو کفر کا نتیجہ نکالا گیا ہے ۔ ہرگز ہرگز صحیح نہیں اور سراسر انصاف کا خون کیا گیا ہے ۔ میرے معزز علمائے کرام اب کہاں تک اسلام کو روئیں لیں اتنی التجا دست بستہ ہے کہ میری تحریر میں بعض الفاظ جو ظاہراً سخت ہیں ۔ اور وہ فقط جوش تقریر میں نکل گیا ہے معاف فرما کر آپس میں برضامندی فریقین صلح کر لیجیئے ۔ اور غیر ادیان کہ جو ہر وقت آپ لوگوں میں پھوٹ کے خواہاں اور منتظر ہیں ذلیل اور مایوس کر ڈالیئے ۔ حضرات آپ لوگ اور یہ پھوٹ چھی چھی چھی ۔ بس اب اے خدا میری دلی آرزو ہے کہ اگلے اخبار میں میری آنکھیں صلح کی خبریں دیکھیں پھر چلتے چلتے اتنا عرض کیئے دیتا ہوں کہ حضرات اسلام ہی کی خیال سے صلح کر ڈالیئے اور ضرور ۔ الراقم

کیا کہوں کیسے کہوں درد کہاں اوٹھتا ہے ۔

جی جو جلتا ہے تو پہلو سے دہواں اوٹھتا ہو

بہاری طلبہ مدرسہ احمدیہ آرہ

اخلاقی نظم

قد کا ہے کام نو پہ پے تعظیم بنے
قلم کا تب مطلب و دم تسلیم بنے
منہ بنے عین بنے غین بنے جیم بنے
دال ہو ذال بنے واو بنے میم بنے
ماہ نو ہو مہ کامل سے کمان تیر سے ہو
بڑھ کے ایام جوانی میں قد پیر سے ہو ۔

سر کا ہے کام ہر اک وقت کمان بنکر جھکے
حق کے سجدے کیلئے کلک رواں بنکے جھکے
قدر مردم کرے ابروئے بتان بنکے جھکے
موقع شرم پہ محراب مکان بنکے جھکے
آستان ادب و عجز سے اوٹھے نہ کبھی
کلہ کبر و رعونت کو جگہ دے نہ کبھی

کام ماتھے کا ہے چومے در معبد کی زمین
کبھی ہونے نہ دے ہو گام غضب چلو چین
سجدہ حق کرے لے بوسہ قرآن مبین
قشقہ عجز کو چہرے کی بنائے تزیین

خندہ قیمت میں جو تحریر ہے بانے اسکو + کرے وہ کام جو سونپا ہو خدا نے اسکو
کام ابرو کا ہے غصہ نہ اظہار کرے + قفنہ غیظ نہ بل ڈال کر بیدار کرے
بن کے تلوار نہ انسان پہ کبھی وار کرے

مردم دیدہ جو ہیں ان سے یہ گفتار کرے
بہر تسلیم زمانہ میری صورت خم ہو ۔
مائل سجدہ حق میری طرح عالم ہو ۔

کام ہے آنکھ کا کیفیت دنیا دیکھے ۔
رات دن قدرت خالق کا تماشا دیکھے ۔
اشک ڈالے جو بتر حال کسی کا دیکھے ۔
نہ کرے لالچ اگر مال پرایا دیکھے ۔
صبح کو جب کتابیں پڑھے سوئے شب کو
دیکھے جس طرح بنے ایک نظر سے سب کو

کان کا کام ہے احکام خداوند سنے
اچھی باتوں کو سنے وعظ سنے پند سنے
شعر دلچسپ سنے مصرع دلبند سنے
سخن عاقل و تقریر خردمند سنے
چاپلوسی کو سماعت نہ کرے بہرا ہو
نہ سنے غیبت احباب نہ سچ ہو یا ہو

ahmadimuslim.de

ناک کا کام ہے خوشبوئے گل تر سونگھے
عبر و لخلخہ و عنبر وا زفر سونگھے
فرحت دل کے لئے عطر معطر سونگھے
غیر عورت کا نہ گیسوئے معنبر سونگھے
آپ کو غصہ کی صورت سے نہ بدنام کرے
گٹھنے پائے نہ کسی بات سے وہ کام کرے

کام ہے گال کا پھولے نہ غضب سے زنہار
نہ کرے خندۂ بیجا کا ذرا بھی اظہار
نہ بنے بوسہ گہ دشمن و یار و اغیار
گرمی غیظ سے ہو سرخ نہ مانند انار
موقع شرم جو دیکھے عرق آلودہ ہو۔
کرے اظہار مسرت جو دل آسودہ ہو۔

کام ہے منہ کا نہ پھولے کبھی ہنگام غضب
نہ بنے سعد ایسا کہ دیکھیں دم بیماری سب
منہ چڑھائے نہ کسی کا کرے تقریر ادب
کھائے وہ چیز کہ جو کھانے کو دے مرضی رب
غیر سے حق کے سوا طالب امداد نہ ہو۔
نہ کہے بات وہ جس سے کوئی دل شاد نہ ہو

لب کا ہے کام کرے یاد خدا پند کرے
سخن لطف کو شیریں صفت قند کرے
خوش بیانی سے فصیحوں کی زبان بند کرے
گفتگو عیب کرے دلکش کرے دلپسند کرے
دھیان رکھے نہ کسی بات کی پیچ ہونے پائے
سچ نہ ہو جھوٹ کبھی جھوٹ نہ سچ ہونے پائے

کام ہے دانت کا نکلے نہ کبھی بے موقع
نہ کرے خواہش اظہار خوشی بے موقع
چاہیے جو کچھ ہو نہ آنے دے ہنسی بے موقع
نہ کرے ہونٹ چبا کر خفگی بے موقع
جب کبھی موقع غیرت ہو تو انگلی دابے

نستین ناخن نہ آئیں تو چبینا چاہیے

کام ہے نوک زبان کا کہے انصاف کی بات
اپنی تقریر کو شیریں کرے مانند نبات
خوش بیانی سے کرے بلبل شیراز کو مات
کرے تصحیک بدی کی کرے نیکی کی صفات
مشاغل یاد الہی ہو جہالت نہ کرے
بدزبانی کرے جھوٹے وکالت نہ کرے

کام گردن کا ہے ممنون خدا ہر دم ہو۔
دست اطلاق زمانہ کی سدا ہمدم ہو
طوق زندان سے عدم واقف و نامحرم ہو
بار عصیان سے نہ خم عجز و ادب سے خم ہو۔
کوئی احسان ہو تو بار اپنے لئے اسکو بنائے
طوق منت ہو تو ہار اپنے لئے اسکو بنائے

کام بازو کا ہے پیدا کرے قوت سے معاش
اپنے بہتے پہ کرے قوت کے اسباب تلاش
نہ کرے خواہش روزی گر وہ اوباش
نہ کرے زعم میں طاقت کی ہر اک سے خراش
نخل تند جو آگے بڑھے اکھاڑے اسکو
خود سری جو چڑھے سر تو پچھاڑے اسکو

ہاتھ کا کام ہے ہرگز نہ چھوئے غیر کا مال
زور تحریر سے ظاہر کرے مطلب خیال
دے اسے نقد تمنا کرے سائل جو سوال
پونچھے آنسو رخ غمناک کے بکر رومال
آستین سے نہ ہو باہر نہ جفا کو اٹھے
سجہ گردان ہو کرے عجز دعا کو اٹھے

کام سینے کا ہے ہنگام مصیبت ہو سپر
کرے ماتم جو ملے رنج احباب کی خبر
بنے فانوس پئے شمع فن و علم و ہنر
دے کل اوصاف صفائی کو جگہ مثل گہر

ahmadimuslim.de

عقل و حکمت کے لئے سینہ سینا بنجائے
جلوہ نور خدا کے لئے سینا بنجائے

کام ہے پشت کا رخ سوئے بزرگان نہ کرے
فعل جو اہل ادب کو ہوں نہ شایان نہ کرے
بات ہو بے ادبی جس سے نمایان نہ کرے
آپ کو زیر گراں باری احسان نہ کرے
غم ہو سجدے کے لئے پشت کہن سال کی طرح
ہو خمیدہ دم تسلیم قد زال کی طرح

دل کا ہے کام کہ ہمدردی اغراف کرے
اپنے آئینہ اعمال کو شفاف کرے
گرد اکراہ سے داماں شرف صاف کرے
رحم و دانائی و فیاضی و انصاف کرے
نرم ہو نور الٰہی کے لئے گھر بن جائے
آفت آئے جو کوئی موم سے پتھر بنجائے

پیٹ کا کام ہے بے بھوک نہ کھانا کھائے
سیر خوری سے تنفر کرے تھوڑا کھائے
نہ ضرورت سے زیادہ ہو پئے یا کھائے
ہضم جتنا کرے معدہ فقط اتنا کھائے
لقمہ غیر کو معدہ کے تو پاس آنے دے
اپنی تھالی میں تو بیست کو بھی کھانے دے

پاؤں کا کام ہے آہستہ روی یاد کرے
فکر ثابت قدمی صورت شمشاد کرے
خاک ٹھوکر سے نہ ہم جنس کی برباد کرے
شے جو ہے زیر قدم اُس پہ نہ بیداد کرے
قدم اس راہ میں رکھے نہ ہوں پرخار جہاں
چاک کانٹے نہ کریں کھینچ کے دامن جس جا

عضو یہ جن کا ہوا ذکر انہیں کام کے ہیں۔
فعل جو کرتے ہیں یہ مستحق انعام کے ہیں
یہی بانی طرب و عشرت و آرام کے ہیں۔
یہی موجد محن و کلفت و آلام کے ہیں۔
بھولکر فرض کسی سے جو بدی کرتے ہیں۔
اپنے ہاتھوں سے یہ حال اپنا ردی کرتے ہیں

ہے سراپا یہ سراپائے اُفق مضمون خیز
پند خیز اس کو کہیں ہم کہ نصیحت آمیز
اچھی ہو جس کی سمجھ عقل ہو جس شخص کی تیز
کرے افعال قبیحہ سے اسے پڑھ کے گریز
کام جو اس میں ہیں ہر عضو سے وہ کام کرے
آپ کو پیش خدا لائق انعام کرے

(عام)

صلح

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر دام فیضکم
آپ کا اخبار اہلحدیث ہے۔ اور میں بھی اہلحدیث ہوں اس لئے شاید میرا بھی اس میں حق ہوگا۔

میرے اشتہار بنام مولوی عبدالحق عبدالغفور عبدالاول غزنوی کی صلح ہو گئی تھی رہنا تو آپ نے بھی ۲۶ اگست کے پرچہ میں اس خبر کو شائع کیا تھا۔ اور روزنامہ پیسہ اخبار لاہور میں بھی چھپا تھا مگر بعض شر انگیز طبیعتیں نچلی نہیں بیٹھتیں۔ اور مشہور کر رہے ہیں کہ مقدمہ خارج ہو گیا اس لئے اصل نقل باضابطہ ارسال خدمت ہے۔ آپ اس کو درج اخبار کر کے مشکور فرما دیں۔

خاکسار رحیم بخش پٹولی از امرتسر

بیان مولوی عبدالجبار صاحب باقرار صالح

مولوی ثناء اللہ کو میں جانتا ہوں۔ اس نے قرآن شریف کی آیات کی تفسیر کی ہے وہ تفسیر اس نے کئی مقام پر جمہور اہلسنت کے برخلاف کی ہے۔ مولوی ثناء اللہ کو ہم خارج از اسلام نہیں کہتے

بیان مستغیث رحیم بخش باقرار صالح

ahmadimuslim.de

میں مولوی ثناء اللہ کا مقلد نہیں ہوں۔ اگر ملزمان یہ بیان دیدیویں۔ کہ جو پمفلٹ بخلاف اربعین کے صفحہ ۳۴ پر مقلد ثناء اللہ لکھا گیا ہے غلط فہمی سے لکھا گیا ہے میں استغاثہ چھوڑ دیتا ہوں۔ العبد ودیا بخش

دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان عبد الحق ولد روشن الدین ذات افغان عمر ۵۴ سال حال امرتسر پیشہ تعلیم

میں پہلے سمجھا تھا کہ مستغیث مولوی ثناء اللہ کا مقلد ہے اس لئے میں نے اس کی نسبت لفظ مقلد کا کتاب اربعین میں استعمال کیا تھا اب اس کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ وہ مقلد مولوی ثناء اللہ نہیں ہے اس لئے وہ الفاظ جو مستغیث کی نسبت کتاب مذکور میں لکھے گئے ہیں۔ وہ غلط ہیں میں افسوس کرتا ہوں۔ عبد الحق بقلم خود

دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان مستغیث باقرار صالح میں رضامند ہوگیا ہوں۔

العبد ودیا بخش دستخط حاکم بحروف انگریزی

بیان عبد الاول ملزم میں نے کتاب اربعین چھاپی تھی ہم سمجھتے تھے کہ مستغیث مولوی ثناء اللہ کا مقلد ہے اب چونکہ وہ بیان کرتا ہے۔ کہ میں مقلد نہیں ہوں اس لئے وہ الفاظ غلط ہیں میں افسوس کرتا ہوں العبد عبد الاول بقلم خود

بیان عبد الغفور ملزم میرا وہی بیان ہے جو عبد الاول نے ابھی لکھایا ہے العبد عبد الغفور بقلم خود۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

حکم عدالت

بمنظوری راضی نامہ ملزمان بری ہوں۔ ۲۴

دستخط رائے دوسوندی رام صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول بحروف انگریزی

اڈیٹر

فتوےٰ

سوال نمبر ۱ ایک شخص گیارہوین مروجہ سے لوگوں کو تو منع کرتا ہے مگر خود کرتا ہے۔ اور مشرکوں کے نکاح بھی پڑھواتا ہے اور ان شادیوں میں شرک و بدعت کے کام بھی ہوتے ہیں۔ تو ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ (محمد پناہ)

جواب نمبر ۲ شخص مذکور چونکہ منع کرتا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اسکا عقیدہ مشرکانہ نہیں۔ ہاں چھپ چھپ کر کرتا ہے۔ تو چونکہ عقیدہ اسکا ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ جائز طریق ہی سے کرتا ہوگا۔ اس لئے جب تک اس کی نیت بد کا اظہار نہ ہو۔ نماز جائز ہے مشرکوں کے نکاح جن میں شرک و بدعت کے کام ہوتے ہوں شخص مذکور کو ناقابل امامت نہیں بنا سکتے جبکہ وہ خود کفر و شرک کا مرتکب نہیں۔ آج کل بہت جلد لوگ امامت کے ناجائز کا حکم لگاتے ہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے پڑھ لیا کرو الحمد للہ خاکسار کا تو اسی پر عمل ہے

آفتاب دکن عدد اس کے سوالوں کے جوابات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع مبین اس باب میں کہ زید کی بالغہ بی بی کسی سبب سے اپنے میکے گئی وقت روانگی زوجہ کے شوہر نے اس کو تاکید کی کہ غیر محرم کے سامنے جو تیرے والدین کے گھر میں رہا کرتے ہیں۔ ان سے ضرور پردہ کریں۔ اور تو زیادہ ایک عرصے سے وہاں نہ رہے۔ عورت شوہر کی ہر ایک بات قبول کر کے روانہ ہو گئی بعد شوہر کو معتبر لوگوں کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ عورت مذکور نے اپنے حکم کے برخلاف کار روائی کی۔ یہ سنکر شوہر مذکور وہاں گیا۔ اور لوگوں کی زبانی جو سنا تھا۔ اس کو بچشم اپنی آنکھوں سے دیکھا عورت کو اس نافرمانی کے لئے پوچھا۔ تو اس کے والدین دنگہ و فساد اور جنگ و جدال پر آمادہ ہوگئے یہ حال دیکھ کر شوہر نے اپنی بی بی کو بلوایا تو اس نے آنے سے انکار کیا۔

ahmadimuslim.de

شوہر مذکور وہاں سے چلا گیا اور دوبارہ بذریعہ پیام عورت کو بلایا۔ تو عورت نے وہی ناراضمندی آنے کی ظاہر کی اور نہ اس کے والدین اس کو روانہ کرتے ہیں۔ اور شوہر خوف فساد سے وہاں نہیں جاتا ہے۔ اور عرصہ بھی ۸ ماہ کا ہو چکا۔ ایسی نافرمانبردار عورت کے لئے شرع شریف میں کیا حکم ہے بیان فرما کر ممنون فرمائیں۔ بینوا توجروا

راقم خاکسار محمد عبدالوہاب ساکن مدراس

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و حامیان شرع متین کہ کسی مسجد کا پیش امام نماز صبح خواب غفلت سے ہمیشہ قضا کرتا ہے ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز کے لئے مسجد کو آتا ہے ایسے امام کی اقتدا کرنا جائز ہے یا نہیں درصورت اقتدا مقتدیوں کی نماز خاصہ ہوتی ہے یا کس درجہ میں ہوتی ہے۔ اور ایسا شخص قابل امامت کے ہے یا نہیں بیان فرمائیے۔ بینوا توجروا

راقم ۔۔۔ خانجان ساکن مدراس :-

سوال اول کا جواب خود قرآن مجید کی نص میں موجود ہے۔ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا - یعنی خانہ بدوی کی ناچاقی کے موقع پر دونوں کے کنبے والوں میں سے دو منصف مقرر ہو جائیں اگر وہ صلح کرانا چاہیں گے - تو خدا ان کو توفیق دیگا۔ اگر اس سے بھی بات بڑھ جائے۔ تو ابغض الحلال سیف دو مبغوض مگر جائز فعل (طلاق) کی نوبت ہے :-

جواب سوال نمبر ۲ ایسے امام کی اقتدا جائز ہے۔ اگر کوئی نماز امام قضا کرتا ہے۔ تو امامت سے معزول نہیں ہو سکتا۔ غفلت سے کرتا ہے تو گنہگار ہے۔ حدیث شریف میں صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ایک حدیث میں ہے کہ امام مقرر سے سرتابی نہ کرو۔ جب تک اس کا صریح کفر نہ دیکھو :-

سوال اول ایک سرکاری ملازم ایک تھانہ پر متعین ہے اوس مقام سے اوس کو وقتاً فوقتاً دورے کی غرض سے اپنے علاقہ کے دیہات میں جانے کی ضرورت درپیش آتی ہے دورہ کرکے دو تین دن کے بعد وہ اپنے مقام معینہ پر واپس آتا ہے پس درین صورت اس شخص کو نماز مقامی ادا کرنی چاہئے یا سفری یعنی نماز قصر پڑھنی چاہیئے یا نہیں ؟

سوال دوم نماز تہجد کی کے رکعات ہیں ؟ اور اس نماز کا خاص وقت کونسا ہے اور حالت سفر میں نماز تہجد پڑھنے کا کیا حکم ہے۔؟

سوال سوم اس ملک میں اکثر اہل ہنود لین دین کا پیشہ کیا کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ بغیر سود کے قرض نہیں دیتے مسلمان کو کوئی قرض حسنہ نہیں دیتا اور بغیر سود دیئے قرض کے دوسرا قرض اوس کو نہیں مل سکتا پس بوقت ضرورت وہ مسلمان ہنود سے سودی قرض لے سکتا ہے یا نہیں ؟ اور اوس مسلمان کو قرض کی ضرورت سخت ہے۔ بدوں قرض نکالے کام نہیں چل سکتا ہے

سوال چہارم بوقت ضرورت ایک مرتبہ پر ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے گھوڑا یا اور کوئی سواری کا جانور مانگ کر لے گیا اور وہ مرکب اس کے پاس مرگیا تو مالک مرکب کو مانگ کر لے جانے والے مسلمان سے اپنے جانور کی قیمت لینی درست ہے یا نہیں !

سوال پنجم مرد مسلمان کو سے فروشی - افیون فروشی یا دوسری اشیائے منشی فروخت کرنے اور شراب سیندھی تاڑی کا ٹھیکہ۔ اور بھنگ وغیرہ مسکرات کا ٹھیکہ و اجارہ لینا شرعاً جائز ہے یا ممنوع و حرام ؟

المستفتی محمد ابراہیم از اوکن ملک برار

جوابات (۱) صورت مذکورہ میں قصر کر سکتا ہے۔ کیونکہ مسافر ہے یہی وجہ ہے کہ ایسے افسروں کو دورہ کرنے پر بھتہ دسفر خرچ سرکار کی طرف سے ملا کرتا ہے۔ مگر قصر کے وجوب میں خود اختلاف ہے بعض علما کہتے ہیں ضروری ہے

ahmadimuslim.de

بعض کہتے ہیں جائز ہے۔
خاکسار راقم کے نزدیک بھی قصر کے وجوب کی کوئی دلیل ثابت نہیں اس لئے اگر اتمام کرے تو اچھا ہے۔

نمبر ۲ تہجد کے رکعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف اوقات میں مختلف ثابت ہوئی ہیں۔ سات ۹۔ گیارہ۔ مگر اکثر گیارہ ہوتی تھیں۔ اور عموماً بعد نصف شب کے پڑھتے تھے۔ سفر میں بھی وہی حکم ہے۔ جو حضر میں ہے۔

نمبر ۳ عموماً لوگ ناجائز ضروریات کے واسطے بہانہ بنا کر سودی روپیہ برداشت کیا کرتے ہیں۔ مثلاً بیاہ شادی پر فضول خرچی پوری کرنے کو ختنے کے اسراف کو اس لئے ایسی مجمل فرمایات کی جب تک تشریح نہ ہو۔ جواب یہی ہوگا۔ کہ سود منع ہے۔

نمبر ۴ یہ سوال پہلے نمبروں اخبار میں آچکا ہے کہ مسئلہ اختلافی ہے۔ حنفیہ کرام کے نزدیک مستعار چیز اگر مستعیر کی زیادتی کے بغیر ہلاک ہو جائے۔ تو کچھ عوض نہیں ملتا دیگر علماء کے نزدیک ملتا ہے۔ خاکسار کے نزدیک یہی صحیح ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے علی الید ما اخذت۔

نمبر ۵ کسی مسلمان کو منشی چیز کا استعمال خرید و فروخت کسی طرح جائز نہیں۔ حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔

سوال اول کسی مسلمان کی میت کے نزدیک قبل از غسل میت قرآن شریف پڑھنا اور نیز بعد تدفین میت قبر پر قرآن خوان متعین کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال دوم جنازے کے آگے آگے مولود اور قصائد نعتیہ زور سے خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے ہوئے جانا۔ جیسا کہ فی زمانہ رواج پا رہا ہے درست ہے یا نہیں؟

سوال سوم اہل السنن کو اہل تشیع کے ساتھ راہ و رسم رکھنا اور سلام و کلام کرنا اور ان کی دعوتوں اور ضیافتوں میں جانا اور ان کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سوال چہارم یوم جمعہ کو ادائے نماز جمعہ کے لئے بعد اذان کے لیٹرنا علام با آواز بلند الصلوٰۃ و الصلوٰۃ پکارنا تاکہ اس آواز کو سنکر باقیماندہ نمازی مسجد میں آنکر جمع ہو جائیں۔ کار ثواب ہے یا بدعت؟

سوال پنجم بعد ادائے نماز پنجگانہ و عیدین و جمعہ باہم مصافحہ کرنا جیسا کہ اہل اسلام میں مروج ہے جائز ہے یا نہیں اور نیز کس وقت اور کس موقع پر مصافحہ کرنا چاہئیے؟ اور مصافحہ دونو ہاتھوں سے کرنا چاہئیے یا ایک ہاتھ سے؟

بینوا توجروا۔

سائل عبدالرؤف از باسم نگر بہار

نمبر ۱ محض رسم ہے صحابہ کرام میں تو اس کا دستور نہیں ملتا۔ العلم عند اللہ

نمبر ۲ بدعت قابل ترک ہے۔

نمبر ۳ اسلام کے نام لیوا ہیں جتنے حصے میں شرکت ہے وہ بیت ہے بہ نسبت اختلاف کو اسلئے جائز ہو اسی لئے شیعہ سنی میں توارث بھی جاری ہے کیونکہ دین ایک ہی ہے۔

نمبر ۴ بدعت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدفعہ ایک شخص کو ایسا کہتے سنا تھا۔ تو وہاں سے ناراض ہو کر چلے گئے تھے۔

نمبر ۵ بہ نیت لحاظ عید و جمعہ کے ناپسند ہے۔ عموم ملاقات کے خیال پر جائز ہے۔

سوال خدا فرماتا ہے میں نے چھ دنوں میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے حالانکہ قبل پیدائش آسمان و زمین سورج نہ تھا جب سورج نہ تھا تو رات دن کا اندازہ کیسے ہوا [illegible]

جواب ایسے سوالوں کے جوابات متعدد کتب مباحثات میں مل سکتے ہیں یوم سے مراد یہاں اتنا وقت ہے۔ جو آٹھ پہر وغیرہ محسوب ہو سکتا ہے جیسے کہتے بعض علاقوں چھ مہینوں جتنا ایکدن ہے حالانکہ وہاں آج ایک ہی دفعہ نکلا ہے اور مدت زمانہ چھ مہینے گنی گئی ہے کیونکہ واقعہ میں اصل صحیح اندازہ میں اتنا وقت گذرتا ہے۔ اس لئے اسکو چھ مہینے کا ایکدن کر دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ بیان پر اندازہ الٰہی کے اعتبار سے چھ یوم کیا گیا جب فرمایا ان یوما عند ربك كالف سنة

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

شریف مکہ کے مظالم کی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیشن بھیجا گیا تھا۔ وہ بعد تکمیل کار واپس جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کمیشن نے آئندہ انسداد کی پوری ترکیبیں سوچ لی ہیں (خدا کرے سچ ہو۔ ورنہ سچ کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی)+

بیت المقدس کا نائب گورنر حلب کا والی مقرر ہوا۔ اور سلطان المعظم کے کاتب خاص رشید بک بجائے اُن کے تعینات ہونگے+

باب عالی نے وزیر صیغہ حلب کے نام حکم جاری کیا ہے کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان تار برقی کی حفاظت کیلئے فوج تعینات کرے۔ تاکہ بدو دست درازی نہ کریں+

امرتسر لاہور وغیرہ اضلاع پنجاب میں بعض نے مشہور کر دیا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی ایک مہینے کے لئے قید ہو گئے حالانکہ ابھی مقدمہ درپیش ہے۔ گو ہاں صفائی ختم ہو کے قریب ہے۔ ویدیا کہ العلم عند اللہ + ۱۲ تاریخ کو مرزا جی بجار ضعف بیمار ہو گئے تھے

شکر ہے کہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۴ء کو امرتسر میں بلکہ دور دور تک اچھی بارش ہوئی۔ جو آئت کریمہ ینزل الغیث من بعد ما قنطوا کی مصداق ہے۔

امرتسر کے ہندو مسلمانوں کے نلکوں کی تفریق نامنظور ہوئی+

سلطان المعظم نے محتاج خانہ کو ۳۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ اس میں اندھے۔ بہرے گونگے رہینگے۔ اس کے علاوہ قصبہ غزا میں واقع درمیان شام و مصر کی تین مسجدوں کی مرمت میں ۲۴ ہزار قرش عنایت فرمائے ہیں۔ (ایک قرش قریب ۲/)

سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال نے ریاست کی فوجوں کا کمان افسر اپنے دوسرے فرزند کو مقرر کیا۔ (غنیمت ہے)

جاپانی فوج میں برتن کاغذ کے ہوتے ہیں۔ استعمال کرنے سے پہلے اون پر تیل چھڑ دیا جاتا ہے۔ اور کھانا پکا لیتے ہیں۔ تو تہ کر کے جیب میں رکھ لیتے ہیں۔ ہر ایک سپاہی کے پاس کل برتن اڑھائی سیر وزن سے زیادہ نہیں ہوتے+

ڈیلی ٹیلیگراف نظر ہے۔ کہ جاپانیوں کی نعمت مندی ایک نہایت ہی عجیب پگڑی کی پالا کی پر مبنی ہے جو شاذ و نادر ہی کسی قوم سے ظاہر ہوئی ہوگی۔ اور مشرقی دنیا کی تواریخ میں جاپان نے بھی تمام طاقتوں میں سے ایک بڑی طاقت ہونے کا دعویٰ ثابت کر دکھایا ہے+

ریوٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے۔ کہ ۵ تاریخ کی سہ پہر کو روسی مین تائی کے پرے سپاہ ہو گئے ہیں۔ جس پر جاپانی جنرل نے قبضہ کر لیا ہے+

سینٹ پیٹرزبرگ سے تار خبر آئی ہے۔ کہ ایک روسی نامہ نگار تار دیتا ہے۔ کہ جاپانی موکڈن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر موجود ہیں اور روسی مقام مذکور خالی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور خبروں کی نگرانی کا دفتر ہاربن کو تبدیل کر دیا گیا ہے+

نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے۔ کہ جاپانیوں نے ۴ ماہ حال کی صبح کو ۹ بجے لیانگ پر قبضہ کر لیا+

تبت مشن لاسہ سے یکم ستمبر کی خبر آئی ہے۔ کہ آج کرنل ینگ ہسبنڈ صاحب نے امبان کے محلات پر جا کر قومی مجلس کے کل ممبران سے ملاقات کی۔ اور آخری شرائط صلحنامہ پیش کیں جس طریقہ سے کہ یہ مسودہ پیش کیا گیا۔ اس سے معاملات کی صورت اچھی نظر آتی ہے۔ جتنا کہ آج تک لاسہ میں امبان کی قدر و منزلت خیال کی گئی ہے۔ اس سے کئی درجہ ہائے زیادہ ہو اور وہ کونسل والوں سے زیادہ سکے ساتھ ملتا ہے اور اس کی ساتھ قواعد دان سپاہ ہوتی ہے۔ اور اسکی پولیس شہر میں پھر آ کر تی ہے۔ تھوڑے سے لان ہو گئے کہ جب لاسہ میں بغاوت ہو گئی تھی۔ تو امبان کے آدمیوں نے اس کو فرو کیا تھا۔ تبت کے باشندے شہنشاہ چین کو دلائی لامہ کی نسبت زیادہ عزت و وقعت سے دیکھتے ہیں۔ کوئی شیر کونسل یا عبادتگاہ کا مجاور امبان کی منظوری کے بغیر مقرر نہیں ہو سکتا۔ امبان ظاہر میں ایک بڑی قابلیت اور زور کا آدمی ہے۔ اور وہ دربار میں کسی خوف اور ڈر کو بنا گفتگو کرتا ہے۔

جنان السیر فی احوال سید البشر

ہر دو جلد کامل

وہ کونسی آنکھ ہے جو اپنے نبی کریم کے سیر و شمائل دیکھنے کی مشتاق نہ ہو۔ اور وہ کونسا دل ہے جو نظم کی باغ و بہار میں شگفتگی اختیار نہ کرے۔ یہ مثل کتاب سیر کا ایک باغ ہے جسکے آنکھ نقشہ چمن میں ہے ہر چمن روحانی لذت دینے میں گلزار بہشت کا نمونہ ہے۔ کہانی نہیں ناول نہیں قصہ نہیں بلکہ اپنے نبی کریم کی سوانح عمری اور مقدس احوال ہے۔ امت مرحومہ کے پاس بجز ان معلومات کے مایہ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ عربی اور فارسی کے شناس تو اُن زبانوں کی تصنیفوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ مگر اپنے ملک کی اردو میں ایسی دلکش نظم سیر میں کسی نے کبھی نہ سنی دیکھنے میں دو جلدیں ہیں۔ مگر دو سو کتابوں کا خلاصہ جناب مولانا الحاج شاہ عبد الحی واعظ نور اللہ مرقدہ نے اپنے عشق و محبت کی داد دی ہے اور دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جسکی مختصر فہرست مضامین کتاب کا آئینہ ہے چمن اول انوار نبوت اس میں ابتدائے خلقت نور محمدی و قصہ اصحاب فیل تک بالتفصیل احوال مرقوم ہے۔ چمن دوم گلزار نبوت اس میں ولادت باسعادت سے بعثت کے گیارہ برس تک کل احوال ہے۔ چمن سوم بھار نبوت۔ اس میں معراج شریف اور ساتوں آسمان کی سیر و جنت و دوزخ کا احوال ہے۔ چمن چہارم اخبار نبوت اس میں ہجرت سے وفات شریف تک کا احوال ہے۔ ایضاً جلد دوم بشارات محمدی شمائل محمدی عبادات محمدی معجزات محمدی جس فصاحت اور خوش اسلوبی سے احوال اس کتاب میں مندرج ہیں دیکھنے پر موقوف ہے لفظ بلفظ اسکا کشش میں مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔ پڑھنے والوں کے دلوں پر لوہا چلتا ہے۔ کوئی بستی کوئی قصبہ شہر ایسا نہ ہوگا کہ جس میں یہ کتاب پہنچ کر عشاق نبوی کے سینے نہ روشن کئے ہوں۔ چند سال سے کتاب عنقا صفت نایاب ہو گئی تھی۔ اور بوجوہ چند اسکا طبع ہونا بھی دشوار تھا۔ آخر کو دفعہ مالک کتاب کو صدہا سو مشقت اجازت پائی۔ تو خوشی خوشی چھپوا کر عام فائدہ رسانی قیمت مجلد صرف تین روپیہ ۸؍ اور بے جلد تین روپیہ ۴؍ رکھدی گئی ہے بہت سے نسخے فروخت ہو گئے اور چند ہی باقی رہ گئے ہیں شائقین جلدی کریں ورنہ پھر کتاب کا ملنا حسب سابق دشوار ہو جائیگا مقصود ڈاک ذمہ خریدار۔ کتاب ملنے کا پتہ

دیو بند لشکر بنگلور تاجر کتب شیخ محی الدین صاحب

مجرب ادویات

عرق ماء اللحم انگوری اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ حرارت غریزی وقوت نامیہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ اور ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب شہوی و مبہی اعلیٰ درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے تیار کیا گیا ہے جس سے ہر پیر و جوان بچہ و زنان بہ حفظ فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل ۱۲؍ پوری بوتل ۱؎ تین بوتل ۵؎

تقویت النساء حیض اور رحم کی بیماریاں غشیاں قے بے خوابی اور اسہال بے چینی۔ اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جنکے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے مایوس ہو جاتی ہیں۔ ہماری اس تیر بہدف دوا کو استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست۔ اولاد پیدا ہوتی ہے۔ چند آزمائش کرنیوالی اصحاب نے اسکو مفید پا کر اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس ۱؎ ۴ اونس ۲؎

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کو استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں انکے ہمراہ ہماری الائف پلز (حب حیات) کو استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ ۳؎

دافع بواسیر خونی ہو یا بادی بفضل خدا ایک ہی دفعہ کو استعمال بالکل دور ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کو کھانیکی حاجت نہیں رہتی تھوڑے سے عرصہ کی ہو۔ تو صرف ایک پڑیہ ورنہ دو یا تین پڑیہ کھانی چاہئیں قیمت فی پڑیہ ۸؍ دو پڑیہ ۱؎ تین پڑیہ ۱؎۴؍

روغن بالوں میں لگانیکا خوشبو دار تیل ہمارا چنبیلی یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریوں مثل نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے متواتر استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں فی بوتل ۱؎ نصف بوتل ۸؍

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کارخانہ ادویات انگریزی و یونانی ہے

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا